69840 ـ كتا پالنا اور كتے كو چھونا اور بوسہ لينا

سوال

كتا ركھنا نجاست شمار ہوتا ہے، ليكن اگر انسان گھر كى چوكيدارى كے ليے كتا ركھے اور اسے گھر سے باہر ہى باندھے، يا پھر كسى اور جگہ وركشاپ وغيرہ ميں باندھے تو وہ اپنے آپ كو كس طرح پاك ركھ سكتا ہے ؟
اور اگر اسے اپنا آپ پاك كرنے كے ليے مٹى وغيرہ نہ ملے تو پھر كيا حكم ہو گا ؟
اور كيا مسلمان كو اپنا آپ پاك صاف ركھنے كے ليے اس كے علاوہ كوئى اور طريقہ پايا جاتا ہے، بعض اوقات مذكورہ شخص دوڑ كے وقت كتا اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے تھپكياں ديتا اور اس كو چومتا ہے ... الخ ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شريعت مطہرہ نے مسلمان شخص كے ليے كتا ركھنا حرام قرار ديا ہے اور اس كى مخالفت كرنے والے كو بطور نقصان روزانہ ايك يا دو قيراط نيكيوں كى كمى اٹھانا پڑتى ہے، ليكن شكار، يا جانوروں اور كھيت كى چوكيدارى كے ليے كتا ركھنا جائز ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى جانوروں كى ركھوالى، يا شكار كرنے، يا كھيت كى ركھوالى كے علاوہ كتا ركھا اس كا روزانہ ايك قيراط اجر كم ہوتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1575).

اور عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى جانوروں كى ركھوالى يا شكار كے علاوہ كتا ركھا اس كے اعمال سے روزانہ ايك قيراط كمى ہوتى ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5163) صحيح مسلم حديث نمبر (1574)

کیا گھروں کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز ہے ؟

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ان تین امور کے علاوہ کسی اور کام مثلا گھروں اور راستوں وغیرہ کی حفاظت اور چوکیداری کے لیے کتا رکھنے میں اختلاف ہے، راجح یہی ہے کہ ان تینوں پر قیاس اور حدیث سے سمجھ آنے والی علت " ضرورت " کی بنا پر کتا رکھنا جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 236).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس بنا پر جو گھر شہر کے وسط (آبادی) میں ہو اس کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز نہیں، چنانچہ اس حالت میں اس طرح کی غرض کے لیے کتا رکھنا حرام اور ناجائز ہو گا، اس کی بنا پر کتا رکھنے والے کا روزانہ ایک یا دو قیراط عمل اجر کم ہوتا رہے گا.

اس لیے انہیں کتے کو بھگا دینا چاہیے اور وہ کتا نہ پالیں، لیکن اگر وہ گھر خالی اور بیابان جگہ میں ہو اور اس کے ارد گرد کوئی اور مکان نہ ہو تو پھر اس گھر اور اس میں رہنے والوں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے، اور پھر گھر والوں کی حفاظت تو جانوروں مواشی اور کھیت کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (4 / 246).

ایک قیراط اور دو قیراط کی دونوں روایتوں میں موافقت کے متعلق کئی ایک اقوال بیان کیے جاتے ہیں:

حافظ عینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ا ـ ہو سکتا ہے یہ کتوں کی دو قسموں میں ہو، ان میں ایک زیادہ اذیت کا باعث ہو.

ب ـ بستیوں اور شہروں میں دو قیراط اور دیہاتوں میں ایک قیراط.

ج - یہ دو وعلیحدہ وقتوں میں بیان ہوا، پہلے تو ایک قیراط بیان کیا گیا، پھر سختی کرتے ہوئے دو قیراط کر دیے گئے.

دیکھیں: عمدة القاری (12 / 158).

دوم:

سائل کا یہ کہنا کہ:

" کتا رکھنا نجاست شمار ہوتا ہے "

اس کی یہ کلام مطلقا صحیح نہیں، کیونکہ نجاست فی نفسہ کتے میں نہیں بلکہ جب وہ برتن میں سے پیے تو اس کے لعاب اورتھوك میں نجاست ہے اس لیے جو شخص کتے کو چھوئے یا کتا اس کے ساتھ لگ جائے تو اسے اپنے آپ کو نہ تو مٹی سے پاك کرنا ہو گا اور نہ ہی پانی کے ساتھ.

لیکن اگر کتا برتن میں سے پیتا ہے تو اس پر برتن میں موجود پانی وغیرہ انڈیلنا اور اسے سات بار پانی اور آٹھویں بار مٹی سے دھونا ضروری ہے، اگر وہ اس برتن کو خود استعمال میں لانا چاہے، لیکن اگر وہ برتن کتے کے لیے خاص ہے تو پھر اسے پاك صاف کرنا لازم نہیں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کتا تمہارے کسی برتن میں مونہہ ڈال دے تو اس کی پاکی اور صفائی یہ ہے کہ اسے سات بار دھویا جائے، پہلی یا آخری بار مٹی سے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (279).

اور مسلم کی ایك روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" جب کتا برتن میں مونہہ ڈال جائے تو اسے سات بار دھوؤ، اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (280).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" کتے کے متعلق علماء کرام کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

اس کی تھوك طاہر ہے. امام مالك رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

دوسرا قول:

نجس ہے، حتی کہ اس کے بال بھی نجس ہیں.

یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك اور امام احمد كی ايك روايت ہے.

تيسرا قول:

اس كے بال طاہر ہیں، اور اس كی تھوك نجس ہے.

یہ مسلك امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا ہے، اور امام احمد كی دوسری روايت ہے.

ان اقوال ميں صحيح ترين قول بھی یہی ہے، چنانچہ جب بدن يا كپڑے كو اس كے بالوں كی رطوبت لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہو گا " انتہی.

ديكھیں: مجموع الفتاوی (21 / 530).

اور ايك دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں:

" یہ اس ليے كہ بعينہ اشياء ميں اصل تو طہارت ہے، اس ليے كسی بھی چيز كو اس وقت حرام يا نجس نہیں كہا جا سكتا جب تك اس كی كوئی دليل نہ ملے جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے تمہارے ليے جو حرام كيا ہے اسے تفصيل سے بيان كر ديا ہے، مگر یہ كہ جس كی طرف تم مضطر ہو جاؤ الانعام (119).

اور ايك مقام پرارشاد باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی كسی قوم كو ہدايت دينے كے بعد گمراہ نہیں كرتا، حتی كہ ان كے ليے وہ كچھ بيان كردے جس سے وہ بچيں التوبۃ (115).

اور جب معاملہ ايسے ہی ہے تو پھر نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب كتا تمہارے برتن ميں مونہہ ڈال دے تو اس كی صفائی یہ ہے كہ وہ اسے سات بار دھوئے پہلی بار مٹی سے "

اور ايك دوسری حديث ميں ہے:

" جب كتا برتن ميں مونہہ ڈال دے .... الخ "

چنانچہ ان سب احاديث ميں صرف كتے كے مونہہ ڈالنے كا ذكر ہے، اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اس كے سارے اجزاء كا ذكر نہیں كيا، اس ليے اسے نجس كہا بطور قياس ہے ....

اور یہ بھی کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار، اور مواشی اور کیھتوں کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنا جائز قرار دیا ہے، اس لیے جو بھی اس غرض کے لیے کتا رکھے گا اس کے بالوں کی رطوبت اور پیسینہ لگنا لازمی ہے، جس طرح خچر اور گدھے کا پسینہ لگ جاتا ہے، چنانچہ اس کے بالوں کو نجس کہنا امت مسلمہ کو حرج اور تنگی میں ڈالنا ہے، حالانکہ امت مسلمہ سے اسے ختم کیا گیا ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 617 - 619).

احتیاط یہی ہے کہ جو شخص کتے کو چھوئے اور اس کے ہاتھ پر رطوبت اور پسینہ لگے، یا پھر کتے کو پسینہ آیا ہو تو وہ ہاتھ کو سات بار دھوئے، ان میں ایك بار مٹی سے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور رہا اس کتے کو چھونے کا مسئلہ اگر وہ بغیر پسینہ اور رطوبت کے اسے چھوتا ہے تو اس کا ہاتھ نجس نہیں ہو گا، اور اگر رطوبت اور پسنہ کی حالت میں چھوئے تو اکثراہل علم کی رائے میں اس کا ہاتھ نجس ہو جائیگا، اس کے بعد اسے اپنا ہاتھ سات بار دھونا لازمی ہے،ان میں ایك بار مٹی سے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11 / 246).

سوم:

کتے کی نجاست کی طہارت اور پاکیزگی کی کیفیت سوال نمبر (41090) اور (46314) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں.

کتے کی نجاست کو سات بار دھونا لازمی ہے، اس میں ایك بار مٹی کے ساتھ، مٹی موجود ہونے کی صورت میں اس کا استعمال واجب ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز کفائت نہیں کرےگی، لیکن اگر مٹی نہ ملے تو صفائی کے لیےاستعمال کی جانے والی باقی اشیاء مثلا صابن وغیرہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں.

چہارم:

اور سائل نے کتے کو چومنے اور اس کا بوسہ لینے کا ذکر کیا ہے، اس کے متعلق گزارش ہے کہ یہ کئی ایك امراض کا باعث بنتا ہے، شریعت مطہرہ کی مخالفت کرتے ہوئے کتے کو چومنے، یا پھر بغیر دھوئے کتے کے برتنوں کواستعمال کرنے سے انسان کو جو امراض اور بیماریاں لاحق ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں جن میں (pasturella) مرض پایا جاتا ہے، یہ ایك بیكٹري مرض ہے، انسان اور حیوان کے سانس والے نظام میں اس مرض کا سبب طبعی پایا جاتا ہے، اور خاص ظروف کے تحت یہ جرثومہ جسم میں بیماری پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے.

اور ان بیماریوں میں (parasitic disease) کی بیماری بھی شامل ہے یہ ایك طفیلی بیماری ہے جو انسان اور حیوان کے اندرونی اعضاء کو لگتی ہے، اور سب سے بڑی پھیپھڑوں اور جگر میں خرابی پیدا کرتی ہے، اور اس کے ساتھ پیٹ اور جسم کے باقی اعضاء میں کھوکھلا پن پیدا کر دیتا ہے.

اس بیماری کی بنا پر ایك کیڑا پیدا ہوتا ہے جسے (ایکائنکس کرانیلسس) کا نام دیا جاتا ہے، یہ ایك چھوٹا سا کیڑا ہے جس کی لمبائی دو سے نو ملی میٹر ہوتی ہے، جو تین اجزاء اور سر اور گردن پر مشتمل ہوتا ہے، اور سر چار مونہوں پر مشتمل ہوتا ہے.

یہ کیڑے جو کتوں بلیوں اور لومڑیوں اور بھیڑیوں جیسے ہوتے ہیں بالآخر انتڑیوں میں نشو و نما پاتے ہیں.

دیکھیں: کتاب امراض الحیوانات الالیفۃ التی تصیب الانسان تالیف ڈاکٹر اسماعیل عبید السنانی.

خلاصہ:

شکار یا مواشی اور کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کسی بھی غرض سے کتے رکھنے جائز نہیں، اور گھروں کی رکھوالی کے لیے کتے اس شرط پر رکھنے جائز ہیں کہ گھر شہر سے باہر خالی جگہ میں ہو،اور کتے کے علاوہ رکھوالی کا کوئی اور وسیلہ نہ ہو.

مسلمان شخص کو کفار کی تقلید کرتے ہوئے کتوں کے ساتھ نہیں دوڑنا چاہیے، اور نہ ہی انہیں چھوئے اور انہیں چومے کیونکہ ایسا کرنے سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں.

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ایسی شریعت مطہرہ سے نوازا جو کامل ہے، اور جس نے لوگوں کے دین و دنیا کی اصلاح کے اصول و قواعد لاگو کیے، لیکن اکثر لوگ انہیں جانتے ہی نہیں.

واللہ اعلم .